# سوال

(398) مذاکرہ علمیہ بابت حدیث "الربوا"

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذاکرہ علمیہ بابت حدیث "الربوا"

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذاکرہ علمیہ بابت حدیث

لعن رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ

اس مذاکرہ میں جو استفسار کیا گیا ہے۔ اس کا خلاصہ بعنوان سوال یہ ہے۔

سوال۔

مشکواۃ شریف میں ہے۔

عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء (رواہ مسلم)

یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کھانے والے بیاج کھلانے والے اور بیان کے لکھنے والے اور بیاج کے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے۔ اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اس حدیث کی شرح یوں کی جاتی ہے کہ بیاج کھانے والا وہ شخص ہے جو بیاج لیتا ہے۔ اور کھلانے والا وہ ہے۔ جو بیاج دیتا ہے اس کی فرع یہ ہے کہ بیاج دینا بھی گناہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس حدیث کی یہ تشریح نہیں ہو سکتی۔ کہ بیاج کھلانے والا وہ ہے جو وہی بیاج کسی دوسرے کو کھلائے اس تشریح سے کون قرنیہ مانع ہے۔ اگر یہ تشریح صحیح ہے۔ تو اس حدیث سے بیاج دینے کی حرمت اور اس کا گناہ ہونا ثابت نہیں ہوگا۔ بینوا توجروا

الجواب۔

اس حدیث کی یہ تشریح کہ '' بیاج کھانے والاوہ شخص ہے جو بیاج لیتا ہے ۔ اور کھلانے والاوہ ہے جو بیاج دیتا ہے صحیح اور حق ہے اور اس حدیث کی تشریح کہ بیاج کھانے والاوہ وہ جو خود کھائے اور بیاج کھلانے والاوہ ہے جو وہی بیاج کسی دوسرے کو کھلائے باطل اور غلط ہے ۔ دلیل اس کی یہ ہے ۔ کہ قرآن وحدیث میں آکل ربا کا لفظ جہاں جہاں وارد ہوا ہے ۔ ہر جگہ اس سے مراد ہے ۔ عام ازیں کہ بیاج لینے والا اس بیاج کو خود کھائے یا کسی دوسرے کو کھلائے اور آکلین ربا کے لئے جو جو وعیدیں آئی ہیں ۔ وہ مطلق بیاج لینے والوں کے لئے ہیں ۔ جو بیاج خود لے کر کھائیں اور اپنے مصرف میں لائیں ۔ اور ان بیاج لینے والوں کے لئے بھی ہیں جو بیاج لے کر خود نہ کھائیں بلکہ دوسروں کو کھلائیں ۔ الغرض عرف شریعت میں آکل ربا کے معنی بیاج لینے والے کے آتے ہیں عام ازیں کہ وہ بیاج لے کر خود کھائیں یا دوسروں کو کھلائیں مثلاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً

یعنی اے ایمان والو۔ مت کھاؤ بیاج دونے پر دونا ۔

2 ۔ اور فرمایا۔ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۲۷۵ سورة البقرة

یعنی جو لوگ بیاج کھاتے ہیں ۔ وہ نہ اٹھیں گے قبروں سے مگر جیسا کہ اٹھتا ہے وہ شخص جس کو باولا کرتا ہے شیطان آسیب سے ۔

3 ۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

درہم ربوا یا کلہا الرجل وہو یعلم اشد من ستة وثلاثین زنیة کذا فی المشکوٰۃ

بیاج کا ایک درہم جس کو کوئی شخص جان کر کھائے چھتیس زنا سے زیادہ سخت ہے ۔

4 ۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں شب معراج کو ایک اسی قوم پر گزرا کہ ان کے پیٹ گھروں کے مثل تھے جن کے اندر سانپ تھے اور پیٹ کے باہر سے نظر آتے تھے میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں ، جبریل نے کہا کہ یہ لوگ بیاج کھانے والے ہیں ۔

ظاہر ہے کہ ان نصوص ان کے امثال میں آکل ربوا یعنی بیاج کھانے والے سے مراد بیاج لینا ہے عام ازیں کہ اپنے کھاتے کے لئے لیتا ہو یا کسی کو کھلانے کے لئے اور آکلین ربوا یعنی بیاج کھانے والے سے مراد بیاج لینے والے ہیں عام ازیں کہ بیاج لے کر خود کھائیں یا دوسرے کو کھلائیں ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں لکھتے ہیں ۔

انما خص الاکل بالذکر لان الذین نزلت فیهم الایات المذکورة کانت طعمتہم من الربوا والا فالوعید حاصل لکل من عمل بہ سواء اکل منہ ام لا انتہی

جب تم یہ معلوم کر چکے تو سنو حدیث مذکور میں بھی اکلہ یعنی بیاج کھانے والے سے مرا د بیاج لینے والا ہے عام ازیں کہ بیاج لے کر خود کھائے یا کسی دوسرے کو کھلائے اور جب آکلہ سے مراد بیاج لینے والا ہوا تو موکلہ سے بیاج کھلانے والے سے وہ شخص ہر گز مراد نہیں ہو سکتا جو بیاج کر خود نہ کھائے کیونکہ اس معنی پر لفظ آکلہ خود مشتمل ہے پھر موکلہ سے یہ بھی کیونکہ مراد ہو سکتا ہے بلکہ لامحالہ موکلہ سے بیاج دینے والا مراد ہو گا موکل متعدی ہے آکل کا پس جب آکل کا معنی بیاج لینے والا ہو تو موکل کے معنی بیاج دینے والا ہو گا ۔

## دوسری دلیل

بیاج لینا بزاتہ گناہ کا کام ہے اور بیاج دینا اور بیاج کی گتابت اور گواہی کرنی بھی گناہ کا کام ہے مگر بزاتہ نہیں اس وجہ سے کہ اعانت علی الاثم ہے اور ظاہر ہے کہ بیاج دینا اول نمبر کی اعانت ہے اور اس کی کتابت وشہادت نمبر دو میں ہے پس اس حدیث میں اگر موکلہ سے مراد بیاج دینے والا نہ ہو تو بلکہ وہ شخص مراد ہو جو بیاج لے کر کسی دوسرے کو کھلائے تو لازم آتا ہے کہ اول نمبر کا معین علی الربوا ملعون نہ ہو ۔ وھو کما تری

## تیسری دلیل ۔

دار قطنی ص 299 میں ہے۔

عن ابی سعید الخدري قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاخذ والمعطی من الربوا سواء

یعنی ''ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیاج لینے والا اور بیاج دینے والا یہ دونوں برابر ہیں'' مشکوۃ شریف میں ہے۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فمن زاد اواستزاد فقد اربی الاخذ والمعطی فیہ سواء (رواہ مسلم)

یعنی حضرت ابو سعید خدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیچو سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے اور گیہوں کو گیہوں سے اور جو کو جو سے اور کھجور کو کھجور سے اور نمک کو نمک سے برابر برابر دست بدست پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا تو اس نے بیاج کا معاملہ کیا بیاج لینے والا اور بیاج دینے والا دونوں برابر ہیں روایت کیا اس مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایتیں بتاتی ہیں کہ حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلہ الربوا وموکلہ

میں بیاج کھانے والے سے مراد بیاج لینے والا ہے اور بیاج کھلانے والے سے مراد بیاج دینے والا ہے۔ والروایات یفسر بعضھا بعضا

الحاصل

حدیث مذکور کی یہ تشریح کہ بیاج کھانے والا وہ شخص ہے جو بیاج لیتا ہے اور کھلانے والا وہ شخص ہے جو بیاج دیتا ہے صحیح اور حق ہے اور اس کی دوسری تشریح غلط اور باطل اور بلا شبہ آخذ اور معطی دونوں گناہ گار ہیں اور جیسے بیاج لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

**جلد 2 ص 387**

**محدث فتویٰ**